

144560 - کیا سودی لین دین کرنے والے کو زکاة دی جا سکتی ہے؟

سوال

سوال: کریڈٹ کارڈ کے ذریعے قرضہ لیا ہے، تو کیا اسے ادا کرنے کیلئے زکاة دی جا سکتی ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

ایسے کریڈٹ کارڈ جن میں قرض کی واپسی پر تاخیر کی صورت میں زیادہ رقم دینی پڑے تو انہیں استعمال کرنا حرام ہے، کیونکہ یہ شرط سود پر مبنی ہے۔

اس بارے میں تفصیل پہلے سوال نمبر: (106245) کے جواب میں گزر چکی ہے۔

دوم:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں زکاة کے مصارف ذکر کرتے ہوئے "الغارمین" کا ذکر کیا ہے، اور یہاں "غارم" سے مراد مقروض ہی ہے، چنانچہ جس شخص نے اپنی جائز ضروریات پوری کرنے کیلئے قرضہ اٹھایا لیکن پھر قرضہ اتارنے سے عاجز ہو گیا تو اسے زکاة میں سے اس قدر رقم دی جائے گی جس کے ادا کرنے سے وہ عاجز تھا تاکہ اس کا قرضہ اتر جائے۔

نیز مقروض شخص کو زکاة دینے کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ: اس کا یہ قرض کسی گناہ کی وجہ سے نہ ہو، مثلاً: کوئی شخص شراب نوشی، جوا اور سودی لین دین میں مقروض ہوا ہو تو اسے توبہ کی تمام شرائط [گناہ چھوڑ دے، اپنے کیے پر پشیمان ہو، اور آئندہ نہ کرنے کا عزم کرے] پوری ہونے تک زکاة نہیں دی جا سکتی، چنانچہ توبہ کرنے کے بعد اسکے زکاة دی جا سکتی ہے۔

مرداوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر قرضہ کسی گناہ کی وجہ سے چڑھا ہو تو بلا اختلاف اسے زکاة نہیں دی جا سکتی" انتہی
"الإتصاف" (247 /3)

شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"مقروض شخص کو زکاة دینے کی یہ شرط لگانا جائز و درست ہے کہ قرضہ گناہ کی وجہ سے نہ چڑھا ہو؛ کیونکہ زکاة کی رقم اللہ کی نافرمانی میں استعمال نہیں کی جا سکتی، اور نہ ہی ایسے امور میں زکاة استعمال کی جا سکتی ہے جن کے ذریعے گناہ کے راستے ہموار ہوں" انتہی

"السیل الجرار" (2 / 59)

مزید کیلئے سوال نمبر: (99829)

چونکہ کریڈٹ کارڈ کے ذریعے قرضہ لینا حرام ہے، اس لیے اس قرضہ کی ادائیگی زکاة کے مال سے کرنا جائز نہیں ہوگا؛ بشرطیکہ مقروض سودی قرضہ لینے سے توبہ کر لے، اور اس پر پشیمان ہو، اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا وعدہ کر لے، تو ایسی صورت میں اس کا سودی قرضہ زکاة سے ادا کیا جا سکتا ہے۔

ماوردی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر گناہ سے توبہ نہ کرے بلکہ گناہ پر ڈٹا رہے تو پھر اسے مقروض لوگوں کے زمرے میں شامل کر کے زکاة کی رقم ادا کرنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ گناہ پر اصرار کی وجہ سے اسے زکاة دینا منع ہے، چنانچہ اس کی چٹی زکاة میں سے بھر کر گناہ کے امور پر اسکی معاونت کرنا بھی حرام ہوگا" انتہی

"الحاوی" (8 / 508)

شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ ایک سوال کہتے ہیں:

"مسئلہ: جو شخص کسی گناہ کی وجہ سے مقروض ہو گیا ہو تو کیا ہم اسے زکاة دیں؟

جواب: اگر توبہ کر لے تو دینگے، وگرنہ نہیں دینگے؛ کیونکہ توبہ کے بغیر اس کی مدد گناہ پر مدد منصور ہوگی، کیونکہ اگر اب اسکا قرضہ ہم نے اتار دیا تو دوبارہ پھر گناہ کر کے قرضہ چڑھا لے گا" انتہی

"الشرح الممتع" (6/235)

ڈاکٹر عمر سلیمان اشقر کہتے ہیں:

"جو شخص سودی قرضہ کی وجہ سے مقروض ہو تو اس کا قرضہ زکاة کی مد سے ادا کرنا جائز نہیں ہے، تاہم اگر سودی لین دین سے توبہ تائب ہو جائے تو پھر اس کا قرضہ زکاة کی مد سے ادا کیا جا سکتا ہے"

ماخوذ از: "أبحاث الندوة الخامسة لقضايا الزكاة المعاصرة" صفحہ: 210

واللہ اعلم.